B .A . Urdu Part 1   Paper 1 (Novel)

سوال ۱ ۔ ناول " حسرتِ تعمیر " کا تنقیدی جائزہ لیجئے ۔

جواب۔ ناول 'حسرتِ تعمیر' سات ابواب پر مشتمل ہے۔یہ ناول ۱۹۶۰ء میں شائع ہوا تھا ۔ گویا اردو کے پہلے ناول 'مرأۃ العروس' مطبوعہ ۱۸۶۹ء کی اشاعت کے نوے (۹۰) سال بعد۔ اس درمیان اردو ناول میں بہت سارے فنی تجربے ہوچکے تھے ۔۔۔۔ ناول 'حسرتِ تعمیر' دوسری جنگ عظیم کے پس منظر میں لکھا گیا ناول ہے، جب جھوٹا ناگپور کا صدر مقام رانچی ، بہت بڑا فوجی اڈہ بن چکا تھا ۔ اور اس سبب سے یہاں بہت سارے چھوٹے بڑے تاجر آ بسے تھے اور مختلف قسم کے روزگار اور صنعتوں سے اپنی جیبیں بھر رہے تھے ۔۔۔۔۔ ناول نگار اختر اورینوی کے یہاں بہترین منظر کشی ملتی ہے۔ وہ چھوٹا ناگپور کا سارا قدرتی حسن ناول کے صفحات پر بکھیر دینا چاہتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی ، وہ آدیباسیوں کی قبائلی تہذیب ، ان کی غربت ، افلاس اور پسماندگی کو بھی روشنی میں لانا چاہتے ہیں ۔ وہ لکھتے ہیں ۔۔ " برسات تو اس علاقے میں جادو کی بانسری بجاتی ہوئی آتی ہے۔ ڈھلوانوں اور ٹیلوں کے کودوں پر سبزۂ خوابیدہ جاگ اٹھتا ہے۔ درختوں کا ہریالا پن سانس لیتا ہوا محسوس ہوتا ہے ۔ "

اس ناول کا مرکزی کردار تو محبوب بوس ہے لیکن منظر کے خالو اس ناول میں اہم کردار کی حیثیت رکھتے ہیں ، اسی لئے ناول ان کی شخصیت کے ارد گرد گھومتا ہے اور ان کی تجارتی سرگرمیوں کو تفصیل سے پیش کرتا ہے ۔۔۔۔ ناول میں بیشتر مقامات پر محبوب کو ' بوس ' کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اختر اورینوی نے بوس کی اخلاقی کمزوریوں ، اس کی عیش پسندی اور اس کی خوشامد پسندی کا خاصا ذکر کیا ہے۔ وہ ہمیں بتاتے ہیں کہ بوس ، کروڑوں اور اربوں کا منصوبہ تیار کرتا ہے۔ لیکن اس کی ناشائستہ حرکتیں اس کی راہ میں رکاوٹ بھی بنتی ہیں ۔۔ ناول میں بوس کے چند خاص ملوں کا بھی ذکر آتا ہے۔ مثلاً مسٹر پیارے ، جمیل انور ، مسرور ، وغیرہ ۔۔ لیکن ناول کا ایک اہم ترین کردار ، بوس کی بیگم کا کردار ہے ، جس نے بوس کو اوپر اٹھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے اور بڑے ایثار و قربانی کے ساتھ اس کو اعلا مقام تک پہنچایا ہے ۔

ناول 'حسرتِ تعمیر' بظاہر بوس کے انفرادی عروج و زوال کی داستان ہے۔ لیکن ناول سے اس بات کا بھی انکشاف ہوتا ہے کہ جنگیں کس طرح ٹھیکیداروں اور تاجروں کو فائدہ پہنچاتی ہیں ۔ جنگ کے زمانہ میں ، بلیک مارکیٹ کا کاروبار عروج پر ہوتا ہے اور دو طرح کی اقتصادیات کو رواج ملتا ہے۔ ایک سفید اقتصادیات اور دوسری سیاہ اقتصادیات ۔ سرمایہ دار اور ٹھیکیدار ، سیاہ اقتصادیات کا دھندہ ، بےخوف و خطر چلاتے ہیں اور ان کی دولت میں اضافہ بھی ہوتا جاتا ہے ۔۔۔ یہاں ، اختر اورینوی جنگ کی خرابیوں کا ذکر کرتے ہیں ، جب دولت چند افراد کے ہاتھوں میں سمٹ آتی ہے تو وہ لوگ غریبوں اور متوسط طبقہ کا مختلف طریقوں سے استحصال کرتے ہیں ۔ مثلاً ذخیرہ اندوزی کر کے ، اشیاء کو بازاروں سے غائب کر کے اور قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ کر کے ۔۔ حکومت ، چونکہ جنگ میں مصروف ہوتی ہے ، اس لئے وہ ان لوگوں پر گرفت کرنا نہیں چاہتی ۔ کیونکہ اگر انہوں نے حکومت سے عدم تعاون کی فضا قائم کر دی تو اس کی جنگی تیاریوں میں رکاوٹ پیدا ہوگی اور اس طرح اقتصادی تعاون بگڑ سکتا ہے ۔

ناول 'حسرتِ تعمیر' میں چھوٹا ناگپور کے قبائلیوں کا ذکر جا بجا آتا ہے ۔ ویسے تو اختر اورینوی نے ناول کا ایک باب ہی قبائلیوں کے لئے وقف کیا ہے لیکن اس کے علاوہ اور بھی کئی مقام پر ان کا ذکر ملتا ہے ۔۔ قبائلیوں کی زندگی اور ان کا رسم و رواج ، اتنا بڑا موضوع ہے کہ اس پر ایک ضخیم ناول لکھا جا سکتا ہے۔ یوں ناول نگار کو ایک باب نا کافی دکھائی دیا ، یہی سبب ہے کہ انہوں نے دوسرے ابواب میں بھی جستہ جستہ ان کے بارے میں لکھا ہے ۔۔۔۔

اختر اورینوی کوئلے کی کان کے متعلق ہمیں بتاتے ہیں کہ یہاں مزدور بیشتر آدیباسی ہیں جن کے کئی قبیلے مختلف علاقوں میں بستے ہیں ۔ لیکن کانوں میں سبھی قبیلے ایک ساتھ کام کرتے ہیں ۔ کوئلے کے متعلق ، وہ بیحد سائنٹفک اصطلاح وضع کرتے ہیں 'زندہ درختوں کے اجداد کی ہڈیاں' ۔

ناول نگار ، چھوٹا ناگپور کے قبائلی باشندوں کی زندگی کا ایک بھرپور نقشہ پیش کرتے ہیں ۔ منظر نگاری ، ماحول نگاری ، جغرافیائی خصوصیات کے بیان اور تہذیبی پیشکش میں انہیں مہارت حاصل ہے ۔

Topography اختر اورینوی کا دلچسپ موضوع ہے۔ اس لئے جب وہ اس طرف کا رخ کرتے ہیں تو دشت وجنگل، کھیت کھلیان، ندی نالے، سبھی کو اس طرح ہمارے سامنے لا کھڑا کرتے ہیں کہ محسوس ہوتا ہے کہ ہم اپنے ماحول سے نکل کر چھوٹا ناگپور کے حسن میں کھو گئے ہیں۔ اختر صاحب صرف ان مناظر کی سیر نہیں کراتے بلکہ ان میں آباد قبائل کا بھی بہت تفصیل سے ذکر کرتے ہیں۔ ان کی پسماندگی، ان کی جہالت اور ان میں بسے ہوئے ماقبل تاریخ کے انسان کو اس طرح اپنے احاطۂ تحریر میں لاتے ہیں کہ ہم سوچتے ہیں کہ آج بھی دنیا میں واضح طور پر تہذیب کی دو لہریں موجزن ہیں۔ ایک تو آج کی تہذیب ہے اور دوسری تہذیب سے قبل کی تہذیب ہے۔ جو آج بھی سمٹ سمٹا کر جنگلوں، پہاڑوں اور غیر آباد علاقوں کو آباد کر رہی ہے۔ یہاں کے رسم و رواج بھی ہزاروں سال پرانے ہیں، جنہیں مصنف نے کمال حسن وخوبی سے پیش کیا ہے۔

ناول نگار یہ بتاتے ہیں کہ سارا چھوٹا ناگپور، مہا راجوں اور رلالوں کی ملکیت تھا۔ اس دور میں معدنیات کا ذخیرہ سرمایہ داروں کی نجی ملکیت میں ہوتا تھا اور تقریباً یہ تمام سرمایہ دار بیرونی تھے۔ یعنی گجراتی اور مارواڑی وغیرہ۔ یہیں سے اس علاقے میں Son of the soil کا تصور ابھر کر سامنے آیا کہ اپنے گھر کی دولت اپنے ہی بیٹوں کو کیوں نہ ملے۔

اس ناول کا واقعاتی پس منظر، آزادی سے کچھ سال پہلے کا ہے۔ یہ بات قابل توجہ ہے کہ کیا اس وقت کوئی مسلمان، ہندو سرمایہ دار کے مقابلے میں، کھڑا ہو سکتا تھا؟ ہندو سرمایہ داروں میں مارواڑی اور گجراتی سب سے آگے تھے۔ مسلمانوں کے اس فرسٹریشن نے بھی ملک تقسیم کرلیا کہ وہ اقتصادی دوڑ میں، ہندو سرمایہ داروں سے پیچھے رہ جاتے تھے۔

ناول ''حسرت تعمیر '' اپنے موضوع، مواد اور پیشکش کے لحاظ سے ایک سبق آموز داستان ہے جس میں حقائق کو داستان طرازی کے پردے میں کامیابی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ اختر اورینوی ایک ایسے بالغ نظر مصنف اور مشاہد ہیں جن کی نگاہ تیز ملک سے لے کر بین الاقوامی سطح تک کے مناظر کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے اور پھر وہ ایک دلکش اسلوب میں ان مناظر کو ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں۔

☆☆☆